اَلبرکات فی الختمات



مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! یہ رسالہ "البرکات فی الختمات" ہے جس میں سلاسل صوفیہ کرام کے مختلف ختمات مبارکہ درج ہیں ان میں روحانیت اولیاء کرام کی برکات سے بہت بڑی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ دشمنانِ اسلام نے صوفیہ اکرم کے معلومات کے خلاف بدعات کے فتویٰ جات پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلان ہرگزنمیرد

کی صحیح تعبیر معمولات صوفیہ ہیں کہ انہوں نے جتنا زور لگایا اتنا ہی ان کی تابانی میں چمک دمک کا اضافہ ہوا۔ فقیر ان تمام صوفیہ کرام کے ختمات جمع کر کے محبانِ اولیاء عظام کی نذر گزارتا ہے تاکہ بندگانِ خدا ان سے استفاضہ واستفادہ کر کے فقیر کو دعاؤں سے نوازیں اور میرے لئے توشۂ آخرت ہو۔

فقط

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ '

بہاولپور۔ پاکستان

۷ محرم ۱۴۱۰ھ،۔ ۱۰ اگست ۱۹۸۹ء بروز جمعرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترکیب ختم شریف: جناب سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، ہادیٔ انس وجاں، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا و مولنا محمد واٰلہٖ واصحابہٖ بقدر حسنیہ وآلہ وسلم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ شریف ۱۱مرتبہ، درود شریف ۳۶۰مرتبہ، یَا ھَادِیُ یَانُوۡر ۳۶۰مرتبہ، یَاھَادِیُ یَامُنَوَّر ۳۶۰مرتبہ، یا حضرت سید العرب والعجم شیئاً للّٰہ ۳۶۰مرتبہ، صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ ۳۶۰مرتبہ، صلوات اللہ تعالیٰ سرمداً علی النبی محمد فریادرس یا حضرت المدد الصلاۃ والسلام عمک یا حضرت سید العرب والعجم ط شیئاًللہ مشکل کشا بالخیر ط۳۶۰مرتبہ، درود شریف ۳۶۰مرتبہ، الحمد شریف ۱۱مرتبہ، یا حضرت یا سرور یا صدیق یا حضرت عمر یا عثمان یا حیدر یاشبیر یا شبر دفع کن شر۔

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروردگار لا فتی الا علی لا سیف الا ذولفقار

لِیۡ خَمۡسَۃٌ اُطۡفِیۡ بِھَا حَرَّالۡوَبَاۤئِ الۡحَاطِمَہ اَلۡمُصۡطَفٰی وَالۡمُرۡتَضٰی وَابۡنَاھُمَا وَالۡفَاطِمَۃُ

الحمد شریف ۱۱مرتبہ

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسم ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ: اسم ذات (اللہ عزوجل) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں۔

حق علیھا وبھا نحي ونموت ونبعث ان شاء اللہ علیھا من الامنین اٰمین اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اَللّٰہُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوۡتُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡئٍ قَدِیۡر ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترکیب ختم شریف:

۱) ختم شریف امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخرہ۔

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ العصر ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ طیب ۱۰۰ مرتبہ، آیۃ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ شیئاًللہ یا حضرت صدیق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ۔

۲) ختم شریف امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ وصال ۲۸ ذوالحجہ۔

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، یاوہاب ۱۰۰ مرتبہ، یافتاح ۱۰۰ مرتبہ، یاباسط ۱۰۰ مرتبہ، یاغنی ۱۰۰ مرتبہ، یاکافی ۱۰۰ مرتبہ، یارازق ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ شیئاً للہ یاحضرت فاروق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ۔

۳) ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ۔

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ العصر ۱۰۰ مرتبہ، آیۃ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ شیئاً للہ یا حضرت عثمان عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ۔

۴) ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تاریخ وصال ۲۱ رمضان المبارک۔

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ کوثر ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، آیت کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، یاکافی ۱۰۰ مرتبہ۔ ناد علیاً مظہر العجآئب تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ھم و غم سینجلی بعظمتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ بنبوتک یا محمد یامحمد یامحمد بولایتک یاعلی یاعلی یاعلی یا ولی یا ولی بمحبوبیت یامحی الدین یامحی الدین یامحی الدین ۱۰۰ مرتبہ، یا خالق ۱۰۰ مرتبہ، یا وھاب ۱۰۰ مرتبہ، یا مالک ۱۰۰ مرتبہ۔

شاہ مرداں شیریزداں قوتِ پروردگار   لافتی الا علی الا سیف الا ذوالفقار

۱۰۰ مرتبہ

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَائِ الْحَاطِمَہ   اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃُ

۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، شیئاً للہ یا حضرت علی عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ۔

نوٹ: ختم شریف میں سب سورتیں معہ بِسۡمِ اللہِ شریف پڑھیں۔

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

درود شریف ۱۱ بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ مَعۡدَنِ الۡجُوۡدِ وَالۡكَرَمِ وَآلِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ عَلَيۡهِ

کلمہ تمجید ۱۱۱ بار سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ۝

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝
صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ آمین

درود شریف ۱۱ بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ مَعۡدَنِ الۡجُوۡدِ وَالۡكَرَمِ وَآلِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ عَلَيۡهِ

۱۱۱ مرتبہ خُذۡ يَدِيۡ يَا شَاهِ جِيۡلَاں خُذۡ يَدِيۡ شَيۡئًا لِلّٰهِ اَنۡتَ نُوۡرٌ اَحۡمَدِيۡ

۱ مرتبہ سورۃ یاسین، ۱۱۱ مرتبہ يَا بَاقِيۡ اَنۡتَ الۡبَاقِيۡ، ۱۱۱ مرتبہ يَا كَافِيۡ اَنۡتَ الۡكَافِيۡ، ۱۱۱ مرتبہ يَا شَافِيۡ اَنۡتَ الشَّافِيۡ، ۱۱۱ مرتبہ يَا هَادِيۡ اَنۡتَ الۡهَادِيۡ

۱۱۱ مرتبہ يَا حَضۡرَتۡ شَيۡخۡ مُحِيُّ الدِّيۡنۡ مُشۡكِلۡ كُشَا بِالۡخَيۡرۡ، ۱۱۱ بار يَا حَضۡرَتۡ غُوۡثۡ اَغِثۡنَا بِاِذۡنِ اللّٰهِ تَعَالٰی، ۱۱۱ بار فَسَهِّلۡ يَا اِلٰهِيۡ كُلَّ صَعۡبٍ بِحُرۡمَةِ سَيِّدِ الۡاَبۡرَارِ سَهِّلۡ، ۱۱۱ مرتبہ

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

جدید

ختم غوثیہ عالیہ

نوٹ: نیچے لکھی ہوئی ہدایت کے مطابق جس مقصد کے لئے پڑھا جائے ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔ وقت ۱۰ ربیع الآخر کی نمازِ عصر سے ۱۱ ربیع الآخر کی نمازِ مغرب تک۔ گیارہ پیسے ہر شخص کے حساب رکھ کر ایک ہی مجلس میں ۱۱ شخص پڑھیں اور بعد اذاں یہ پیسے ہر شخص اپنے پاس رکھے اور جسے اٹھانی ہوا سے ایک پیسہ دیں پھر جس شخص کی نیت پوری ہو وہ سال آئندہ ایک ہی مجلس میں ۱۱ شخصوں کے شمار سے اوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق ختم غوثیہ عالیہ پڑھوائیں۔

نوٹ: یہ طریقہ صرف مشائخ کرام نے تفاؤلاً (اچھے عمل کی حیثیت سے) برتا ہے ورنہ یہ کوئی ضروری امور سے نہیں۔

درود شریف ۱۱ مرتبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ مَعۡدَنِ الۡجُوۡدِ والۡکَرَمِ وَآلِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ عَلَیۡہِ ط

سورۃ التکاثر ۱۱ مرتبہ، سورۃ کافرون ۱۱ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۱۱ مرتبہ، سورۃ فلق ۱۱ مرتبہ، سورۃ الناس ۱۱ مرتبہ، سورۃ فاتحہ ۱۱ مرتبہ، آیۃ الکرسی (خلدون تک) ۱۱ مرتبہ، سورۃ البقرہ الۡمُفۡلِحُوۡنَ تک ۱۱ مرتبہ۔

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاللہ۔ ۱۱ مرتبہ

سید وسلطان وفقر وخواجه مخدوم الغریب، بادشاه وشیخ ودرویش وولی مولانا میر صالح فاطمه ثانی اسامی والدین بوسعید پیر ایشاں مردحق مردانئ زینت وبی بی نصیبه خواهران حضرت تانهٖ ایں اسامی پاک را باید که هر فرزانئ۔

درود شریف ۱۱ مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ مَعۡدَنِ الۡجُوۡدِ والۡکَرَمِ وَآلِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ عَلَیۡہِ ط

ہر مشکل کا حل

صلٰوۃ تنجینا

مناہج الحسنات شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ علامہ ابن فاکہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب الفجر المنیر میں ذکر کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر تھے انہوں نے اپنا ایک قصہ مجھ سے نقل کیا کہ میں ایک جہاز پر سوار تھا وہ جہاز ڈوبنے لگا اس وقت مجھ پر غُنُودَگی (نیند کا خُمار) طاری ہوئی اور اس حالت میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرمایا کہ ہزار بار اس کو جہاز والے پڑھیں ابھی تین سو تک نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز غرقابی سے بچ گیا۔[1] بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کے معمولات میں بھی یہ درود شامل رہا ہے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرزمین حجاز کی صحرا نوردی کر کے اس کی سند واجازت حاصل کی اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سلسلہ کو اور مشاہیر اولیاء واقطاب کو بھی اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جائز حاجات اور برکات حاصل کرنے کے لئے مجرب ہے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ پڑھیں شب جمعہ یا جمعہ کا دن بہتر ہے اگر ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا وقت نہ ہو تو کوئی تعداد متعین فرمالیں لیکن سلسلہ جاری رہے ان شاءاللہ العزیز فائدہ ہو گا۔ درود شریف یہ ہے

---

[1] (الفجر المنير في الصلاة على البشير النذير للفاكهاني، ص21، النسخة المكتبة الشاملة)

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع للسخاوي، الباب الخامس: في الصلاة عليه في أوقات مخصوصة، (الصلاة عليه عند إلمام الفقر والحاجة وعند الغرق)، ص220، دار الريان للتراث)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍصَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَاجَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئٰاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَاعِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍقَدِیْرُ

ترجمہ: اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر اپنی رحمت نازل فرما اور اس کی برکت سے تو ہمیں تمام خوف و ہراس اور مصیبتوں سے نجات عطا فرمادے اور ہماری تمام حاجتوں کو پورا فرمادے اور اس کی برکت سے تمام بھلائیوں کے اعلیٰ مقاصد پر زندگی میں اور موت کے بعد فائز فرمادے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

نوٹ: اس درود شریف کے مزید فوائد ہم نے شرح دلائل الخیرات میں لکھ دیئے ہیں۔

ختم جواجگان: یہ ختم جس نیت و قصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے ہاتھ اٹھا کر ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھے۔ سورۃ فاتحہ کو مع بسم اللہ پڑھے پھر درود شریف سو بار پر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا ان حضرات کو جن کی طرف "ختم" منسوب ہے پیش کرے۔ ان بزرگوں کے تعین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ تعالیٰ سے حصولِ مدعا بوسیلہ (وسیلہ کے مقصد) ان بزرگوں کے چاہیے اور جب تک کام نہ ہو مُداوَمت (ہمیشہ کا معمول) رکھے اللہ تعالیٰ ہر مشکل کو آسان کرنے والا ہے۔ اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں لیکن رعایت حدود وتر کی اولیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: بزرگوں دستور یہ ہے کہ بعد فاتحہ آخر کی دعا بلند آواز سے پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد و استعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔

مجدد الف ثانی کے ختم میں معمول دعا کا اس طور پر تھا

فائدہ: شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھاہے

"امام جعفر صادق، بایزید بسطامی وابو الحسن خرقانی" اور جو بعد ان کے ہوئے ان جیسے "شاہ نقشبند" سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قضائے حاجات و حصول مرادات ودفع بلا و قہر اعداء وحاد ورفع درجات ووصال قربات وظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ واسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے۔[2]

---

[2] (خزينة الأسرار، ص188، دار الكتب العلمية للنشر والتوزيع، 1993)
(کتاب التعویذات المسمی الداء والدواء از صدیق حسن خان بھوپالی، ص166، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)

طریقہ ختم شریف: سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود شریف اور ننانوے بار الم نشرح اور ایک ہزار بار سورۃ اخلاص پھر سات بار سورۃ فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت پوری ہو گی اور چار دن سے تجاوز نہ کرے گی اور سات دن تک اسی طریق پر مداومت کرے۔[3]

ازالہ وھم: جب سے وہابی تحریک چلی تب سے معمولات مشائخ شرک وبدعت کی زد میں آگئے ورنہ اس تحریک سے پہلے کوئی بھی ان معمولات کا منکر نہ تھا یہاں تک کہ اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مرزا مظہر جانِ جاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا: ***در اعمال مشایخ ختم خواجگان نیز مجرب ست وطریقہ او معروف و مشہور وختم یَا بَدِیعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیرِ یک ہزار دو صدبار در اول و آخر درود (شریف) وصد بار نیز خواہ تنہا بجماعت نیز مجرب ست ۔***[4]

اعمال مشائخ میں ختم خواجگان بھی مجرب ہے اور اس کا طریقہ مشہور ہے اور ختم یَا بَدِیعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیرِ ایک ہزار دو سو بار اول و آخر درود شریف ۲۰۰ بار تنہا یا باجماعت پڑھے۔

طریقہ جدیدہ: ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سوائے درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے۔ فاتحہ سات بار، درود (شریف) ایک سو بار، الم نشرح اُنہتر بار، اخلاص ایک ہزار ایک بار پھر فاتحہ سات بار، درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضراتِ مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے۔ *(واللہ اعلم)*[5] (الداوالدوامطبوعہ لاہور، صفحہ ۱۱۱، تصنیف نواب صدیق حسن بھوپالی)

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرھندی رضی اللہ عنہ: یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑھے پھر پانچ سو بار لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ بلا کم وبیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہٗ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ تعالٰی عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کر لو۔[6]

---

[3] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواء از صدیق حسن خان بھوپالی، ص166، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)
[4] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواء از صدیق حسن خان بھوپالی، ص167، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)
[5] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواء از صدیق حسن خان بھوپالی، ص168، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)
[6] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواء از صدیق حسن خان بھوپالی، ص168، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)

ختم برائے میت: جس کے پاس ختم قرآن ہو اوس (اُس) سے کہے کہ دس بار قُلْ هُوَ اللهُ مع بِسْمِ اللهِ پڑھے پھر دس بار درود شریف پڑھے پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ (حَوْلَ) وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر دس بار اللهم اغفره وارحمه پھر ہاتھ اُٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلماتِ طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے (پڑھے) گئے اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا۔ لوگ حلقے کے یوں کہیں گے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [7] (الداء والدوا۔۱۱۲)

ختم جمعرات اور ساتواں: قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کاربراری کے مجرب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اگر اس ترتیب سے پڑھے تو بہتر ہے۔ اجابت میں اسرع التاثیر ہوگا یعنی دن جمعہ کے اول بقرہ سے تا آخر مائدہ پڑھے۔ ہفتہ کو انعام سے آخر توبہ تک، اتوار کو یونس سے آخر مریم تک، پیر کو طہ سے آخر قصص تک، منگل کو عنکبوت سے سورہ ص تک، بدھ کو زمر سے آخر سورہ رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ قرآن تک پھر ختم کے سجدہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ پوری ہوگی۔ شاہ اہل اللہ قدس سرہ العزیز نے بھی چار باب میں اس ترکیب کو اختیار کیا ہے اور کہا کہ

تمام خواندن قرآن درہفت روز بریں ترتیب اسرع در اجابت ست۔ [8] (الداوالدوا ۸۲)

ختم قادریہ: اس کو مشائخ نے واسطے بر آمد امر مہم کے مجرب سمجھا ہے۔ عروج ماہ میں پنجشنبہ (جمعرات) سے شروع کرکے تین دن تک پڑھے۔ بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورۃ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اوس کا روح پر فتوح آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کردے۔ [9] (الداوالدوا ۱۱۲)

دیگر ختم قادریہ: پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ط پھر شرینی پر فاتح شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کرے۔ [10]

(الداء والدوا۔۱۱۲)

ختم حزب الاعظم تعین رمضان شریف:

---

7) (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواازصدیق حسن خان بھوپالی، ص169، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)

8) (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواازصدیق حسن خان بھوپالی، ص123، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)

9) (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواازصدیق حسن خان بھوپالی، ص168، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)

10) (کتاب التعویذات المسمی الداء والدواازصدیق حسن خان بھوپالی، ص168، المکتبہ شاہجھانی، بھوپال، 1305ھ)

میں کہتا ہوں کہ یہ کتاب "حزب الاعظم" جمع اذکار وادعیہ میں بحرف اسانید تخاریج کتاب بے مثل و مثال ہے میں نے اس کو بہت بار پڑھا ہے اور اکثر ماہِ رمضان میں پڑھا کرتا ہوں۔[11]

ختم بخاری شریف: جس طرح ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں اسی طرح بمقتضائے حال و وقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیے۔ میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا کہ اس کا ختم کذا و کذا نفع دیتا ہے۔ بہر حال باوضو ہو کر مونہہ طرف قبلے کے کر کے ساتھ خصوع و خشوع و حضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم دے۔ خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اوس (اُس) کا مُتَیَقَّن ہے۔ **وللہ الحمد**[12] (الداء والدوا، ۱۱۸)

ختم یا سلام:

اسم مبارک "یاسلام" ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے یہ ختم واسطے مرزا صاحب قدس سرہ کے پڑھا تھا اللہ نے شفا بخشی۔[13] (الداء والدوا، ۱۱۴)

فائدہ: یہ وہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی ہیں جن کی تفسیر مظہری مشہور ہے۔ آپ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ عزیز تھے۔ سنی المسلک، حنفی المشرب اور نقشبندی سلسلہ سے منسلک تھے۔ آپ کی تصانیف میں بھی وہابیوں، دیوبندیوں نے غلط باتیں لکھی ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں بالخصوص مالا بد اور ارشاد السالکین وغیرہ وغیرہ۔ اس کا خاص خیال رکھیں کیونکہ مخالفین دھوکہ دینے کے نمبر اول ہیں اس کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف "التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی" میں لکھی ہے۔

تنبیہ از نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی غیر مقلد:

میں نے اس رسالہ میں اونہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت صحت و قبول و شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ ﷺ پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل تھا یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے یا صورت شرعی سے بعد پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں۔

اگر جملہ را سعدی انشا کند　　مگر دفترے دیگر املا کند

[11] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدوا از صدیق حسن خان بھوپالی، ص128، المکتبۃ شاہجہانی، بھوپال، 1305ھ)

[12] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدوا از صدیق حسن خان بھوپالی، ص179، المکتبۃ شاہجہانی، بھوپال، 1305ھ)

[13] (کتاب التعویذات المسمی الداء والدوا از صدیق حسن خان بھوپالی، ص171، المکتبۃ شاہجہانی، بھوپال، 1305ھ)

ان اعمال کے بجالانے میں وجود اثر کا اسی وقت محقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد ہو جن اشخاص اہل علم ومشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقویٰ اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا عمل کا تخلف نہ کرتا تھا۔ الخ[14] (الداوالدوا، ۱۴۲)

فائدہ: نواب صاحب کی تنبیہ سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ تمام قسم کے ختم شریف قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہیں اور ان کی بنیاد قرآن وحدیث پر ہے اور یہ ان مشائخ طریقت کے اعمال ہیں جو عامل متقی، اہل علم تقوی اور صاحب نسبت تھے اسی وجہ سے ان اعمال کا اثر خلاف نہیں ہوا کرتا تھا۔ اب یہ فیصلہ یا تو قارئین کریں یا پھر نواب صاحب کے معتقدین جن کے مقدر میں کسی سے منسوب ہونا لکھا ہی نہیں اس لئے کہ ان کی نظر میں نسبت اور طریقت شرک وبدعت کا دوسرا نام ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ نواب صاحب غیر مقلدین کے مجدد (صدی چہاردہم) ہیں۔

ازالہ وھم: چونکہ ختمات میں استمداد بکثرت مذکور ہیں اس سے کوئی شرک کا فتویٰ نہ جڑ دے۔ فقیر مختصراً عرض کرتا ہے

اللہ والوں سے مدد مانگنا قرآن شریف، حدیث پاک اور مخالفین کی کتابوں اور عمل امت سے ثابت ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ[15] یعنی اللہ کے لئے میرا مددگار کون ہے؟ تو عیسائیوں نے جواب دیا تھا: نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ[16] یعنی ہم اللہ کے مددگار ہیں۔

حضرت ذوالقرنین نے فرمایا تھا: فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ[17] یعنی تم میری مدد کرو اپنی طاقت سے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص جنگل میں راستہ بھول جائے تو کہے: يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي[18] (مرقات شرح مشکوٰۃ)

اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

علماء دیوبند کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

جہاز اُمت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں بس اب چاہو ڈباوٴ یا تراوٴ یارسول اللہ ﷺ

---

14) (کتاب التعویذات المسمی الداء والدوا از صدیق حسن خان بھوپالی، ص192، المکتبہ شاہجہانی، بھوپال، 1305ھ)

15) الصف: 14

16) الصف: 14

17) الکھف: 95

18) (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب أسماء الله تعالى، باب الدعوات في الأوقات، 1693/4، الحديث 2441، دار الفكر، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ 2002م)

بانیٔ مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے ہم بیکس کا کوئی حامی کار[19]

عام مسلمان، علماء وصلحاء مولانا حاجی مولا روم جیسے بزرگ حضور ﷺ سے مدد ہی مانگتے رہے ہیں۔

ثابت ہوا کہ استمداد (اللہ والوں سے مدد مانگنا) ناجائز و شرک و کفر و بدعت نہیں۔ اولیائے کرام وبزرگانِ ذوی الاحتشام مظہر عون الٰہی ہیں ان کو اللہ کا مقبول بندہ اور مظہر عون الٰہی سمجھ کر استمداد و استعانت جائز ہے اس کے جواز میں کسی کو کلام نہیں اگر تصریحات علمائے کرام جمع کی جائیں ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

قرآن وحدیث اور اقوال فقہاء ومشائخ علمائے اہل سنت سے استعانت و استمداد از اولیائے کرام ثابت ہے اسی معنی پر ختمات (ختم غوثیہ، قادریہ، چشتیہ وغیرہم) جائز ہے۔

اولیاء سے استمداد واستعانت سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب و مقبول اور گزیدہ بندے ہیں ہماری مشکلات میں ہماری مدد فرمایئے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قدرت وطاقت سے ہمارا کام کر دیجئے۔ متصرف ومستعان حقیقی اللہ تعالیٰ کو سمجھا جاتا ہے اور مظہر عون الٰہی اولیاء کرام کو اس میں کوئی گناہ نہیں لہٰذا استعانت بلاشبہ جائز ہے۔

سوال: اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کا تقاضا ہے کہ وظائف "امداد کن "الخ، یا حضرت علی المدد، وقت امداد یاشه بغداد الخ، مدد کن یا معین الدین چشتی، یا حضرت غوث المدد وغیرہ وظائف مذکورہ شرکیہ ہیں۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا حرام ہے۔

جواب: استمداد کے رد میں آیۃ کریمہ " اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وغیر ھا "پیش کرنا سراسر غلط ہے۔ بَفَرضِ مَحال (ناممکن امر کو صحیح بیان کرکے یا ناممکن بات کو فرض کرکے) ایک لمحہ کے لئے ان کا استدلال تسلیم کر لیا جائے تو مریض کا ڈاکٹر کے پاس جانا مظلوم کا حاکم سے فریاد کرنا۔ موکل کا وکیل سے استمداد کرنا عوام کا ایک دوسرے کی دینی اور دنیوی امور میں مدد کرنا سب کے سب افعال مبنی بر شرک و حرام ہو جائیں گے اور ان کا مرتکب مشرک ہو گا یا فاسق وفاجر۔ بلکہ دنیا میں کوئی ایسا شخص نظر نہ آئے گا جس کا دامن شرک کی آلودگی سے پاک اور محفوظ ہو اس کے علاوہ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اور دیگر آیات قرآنیہ (مثلاً وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی[20] یعنی نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو) میں تعارض پایا جائے گا۔ بزرگانِ دین اور علماء ربانیین کے نزدیک وظائف مندرجہ بالا نہ صرف جائز و درست ہیں بلکہ اکثر اولیاء اللہ کا معمول رہا ہے اور گنہگاروں کا حضور ﷺ کی خدمت میں عرض معروض کرنا اور اولیاء کرام سے استمداد کرنا اس آیت کے خلاف نہیں مسبب حقیقی نے خود یہ اسباب اور ذرائع امداد پیدا فرمائے ہیں ان سے استمداد کرنا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وساطت اور غائبانہ امداد سے پچاس کے بجائے ہم پر صرف پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔

---

[19] (قصائدِ قاسمی، ص7، طبع مجتبائی دھلی)

[20] المائدۃ:2

مجرب عمل: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روحانی رابطہ مضبوط ہو تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب بھی ہر مرید کو مشکل کے وقت کام آتے ہیں۔ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجۃالاسرار صفحہ ۲۲۵:۲۳ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں:

مريدي لا تخف واش فإني عزوم قاتل عند القتال

یعنی میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر کہ بیشک میں مستقل عزم والا، سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

مريدي تمسك بي وكن بي واثقا فأحميك في الدنيا ويوم القيامة[21]

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔

ولو انكشفت عورة مريدي بالمشرق وأنا بالمغرب لاسترتها[22]

اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔

فقیر اُویسی غفرلہ کا تجربہ: فقیر کو زندگی میں بارہا مشکلات نے گھیر ڈالا لیکن الحمد للہ فقیر ہر موقعہ پر پیران پیر میرا ن میر محی الدین الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی غیبی مدد سے کامیابی سے ہمکنار رہا۔

هذا آخر ما رقمه قلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۷ محرم ۱۴۱۰ھ

بہاولپور۔ پاکستان

---

[21] (فتوح الغيب، ص140، دار الكتب العلمية، 2017)

[22] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فضائل أصحابه وبشراهم، ص191، دار الكتب العلمية، 2020)